روداد خونچکاں

بیاد حضرت صفوۃ العلماء رحمت مآب

لسان العصر حضرت ثمر ہلوری مرحوم

موت بن کے ہمسفر یوں زندگی کے ساتھ ہے — جیسے خطرہ ہر قدم پر آدمی کے ساتھ ہے
وقت کی چادر میں پنہاں غم خوشی کے ساتھ ہے — کاروانِ علم شمعِ آگہی کے ساتھ ہے

ذہن روشن، ذوق عرفان حقیقت چاہیئے
راز خلقت کے سمجھنے کو بصیرت چاہیئے

رونما ہوتے ہیں کتمِ غیب سے یوں حادثات — جیسے انجانی سی صورت جیسے انہونی سی بات
جلوہ گاہ عبرت و حیرت ہے وہ ہو دن کہ رات — رمز اندر رمز اندر رمز ہے یہ کائنات

زندگی دنیا کی اک دھوکا فریب جسم و جاں
موت ہے عین یقیں لاریب بے شک و بے گماں

کلب عابدؔ یادگار سید کلب حسین — زینت محراب و منبر مومنوں کے دل کا چین
ذاکر سبط نبیؐ شیدائے شاہ مشرقین — جس نے سمجھا دین کی خدمت کو اپنا فرض عین

زندگی بھر جو رہا آئین اسلامی کے ساتھ
مجلس عالم سے اٹھا تو نکو نامی کے ساتھ

باعمل عالم وہ آقائے شریعت لاجواب — عابد و زاہد جلیس مسند غفراں مآب
نور چشم علم و دانش صفوۃ العلماء خطاب — دیکھیئے جس زاویئے سے تھا غلام بوتراب

جس کے غم کا یوں تو سارے ملک میں چرچا رہا
جس کا ماتم پانچ دن ہلور میں برپا رہا

پیکر صبر و رضا تھا خدمت اسلام میں — یہ صفت پہلے ہی سے پنہاں تھی اس کے نام میں
جان تک قربان کردی دین ہی کے کام میں — صورت آغاز دیکھ آئینۂ انجام میں

مقصد ہستی جو اس کا خدمت اسلام تھا
ذکر شاہ کربلا سے زندگی بھر کام تھا

لکھنؤ سے دور کیا گذری کہوں کیا راہ میں جبکہ سرگرم سفر ذاکر تھا کار شاہ میں
جانے کیا تاثیر تھی اے دل غم جانکاہ میں ہوگئیں تبدیل خوشیاں سب کی اشک و آہ میں
تھا الہ آباد اپنی جا سراپا انتظار
کیا خبر تھی باغ رضواں کو ہے اس کا انتظار
پرسنل لا کی مہم ہو یا کہ قومی اتحاد اس کا پیغام محبت قاتل دیو فساد
بعد مردن کہہ کے یہ کرتے ہیں اس کو لوگ یاد اے شہید راہ ایماں کلب عابد زندہ باد
ملک روتا ہے کہ دُرّ بے بہا جاتا رہا
ہے مسلمانوں میں ماتم رہنما جاتا رہا
سیرت اجداد کا آئینہ، جان اجتہاد صاحب حسن عمل، روح روان اجتہاد
اے گل توصیف سرو بوستان اجتہاد نازش ملت سرور خاندان اجتہاد
اڑ رہی ہے خاک ہر سو تیرے مرجانے کے بعد
نام جانے کا نہیں لیتا ہے غم آنے کے بعد
خوش عمل، خوش لہجہ، خوش اخلاق، حق گو دیندار خلق روتی ہے تجھے اے سید عالی وقار
دل ہوئے ہیں سوگوار آنکھیں ہوئی ہیں اشکبار ہے لب دوراں پہ بیت رنج افزا بار بار
الفراق اے صاحب ایمان و عرفاں الوداع
الوداع اے ذاکر شام غریباں الوداع
اف فراقِ کلب عابد اہل دل کو کھل گیا سچ ہے پورا ہو کے رہتا ہے مقدر کا لکھا
اے ثمرؔ محسوس مجھکو آج کچھ ایسا ہوا حور و غلماں کو مخاطب کرکے رضواں نے کہا
پیشوائی کو بڑھو آگے بڑھو باصد ادب
کلب عابد آتے ہیں جنت میں حکم حق سے اب
۱۴۰۷ھ